www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد خالد سیف (اثری)

امام ابن الصلاحؒ

اور

ان کی کتاب "علوم الحدیث"

اصولِ حدیث کا کون سا طالب علم ہے جو امام ابن الصلاحؒ اور آپ کی شہرۂ آفاق تصنیف "علوم الحدیث" المعروف بہ "مقدمہ ابن الصلاح" سے ناواقف ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جو شرفِ قبولیت "علوم الحدیث" کو حاصل ہوا، اس فن کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہ ہو سکا۔ قبل اس کے کہ "علوم الحدیث" کے ساتھ علماء کے اعتناء، اس کی اہمیت و عظمت اور اس پر نقد و تبصرہ کو پیش کیا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس شاہکار کے مصنف کی حیاتِ علیہ کی چند جھلکیاں پیش کر دی جائیں۔

نام و نسب

آپ کا اسمِ گرامی عثمان، لقب تقی الدین اور کنیت ابو عمرو ہے۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

"ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبدالرحمان بن عثمان بن موسےٰ الکردی الشہرزوری الشرخانی۔"

آپ کے والدِ محترم عبدالرحمان کا لقب چونکہ صلاح الدین تھا اس لیے ان کی طرف انتساب کے پیشِ نظر آپ ابن الصلاح کے نام سے علمی دنیا میں معروف ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولادت ونشأت

حضرت الامام شیخ الاسلام ابن الصلاح ۵۷۷ھ بمطابق ۱۱۸۱ء کو شہرزور کے قریب ایک بستی شرخان میں پیدا ہوئے۔ کسے خبر تھی کہ جنم لینے والا یہ بچہ بعد میں شیخ الاسلام، مفتی الانام، الامام، الحافظ، المحدث، الحجۃ، الفقیہ اور الاصولی جیسے معزز القاب سے نوازا جائے گا اور فلکِ رشد و ہدایت پر ماہِ شبِ چہاردہم بن کر چمکے دمکے گا؟

خوبی قسمت کہ آپ نے خاندانِ علم وفضل میں آنکھ کھولی، آپ کے والدِ ماجد ایک جلیل القدر فقیہ اور متبحر عالم تھے۔ فقہ شافعی میں تو آپ کو یدِطولیٰ حاصل تھا۔ امام ابن الصلاحؒ نے ہوش سنبھالتے ہی اپنے مشفق والد سے ہی تربیت کے ساتھ تعلیم کی بھی ابتدا کی اور چند ہی سالوں میں فقہِ شافعی میں عبور حاصل کرلیا۔ ابھی آپ کی مسیں بھی نہ بھیگی تھیں کہ فقہِ شافعی کی مشہور اور متداول کتاب "المہذب" ازبر کرلی پھر والدِ محترم نے مزید اکتسابِ علم وضیاء کے لیے آپ کو سوئے موصل روانہ فرما دیا۔ وہاں آپ نے شب و روز ایک کرکے مختلف انواع واقسام کے علوم وفنون کی تحصیل کی اور بہت جلد اس عبقریٔ زماں اور نابغۂ عصر شخصیت نے فقہ، اصول، تفسیر، حدیث اور لغت میں مہارتِ تامہ حاصل کرلی۔

اس کے بعد علمی تشنگی کو مزید تسکین بخشنے کے لیے آپ نے بغداد، خراسان اور شام کے صافی چشموں کا رخ کیا اور بہت سے جلیل القدر علماء سے علوم وفنون میں استفادہ کیا۔ ان رحلات کے دوران آپ نے حدیث اور علومِ حدیث میں خصوصی دلچسپی لے کر بہت زیادہ رسوخ حاصل کرلیا۔

اساتذۂ کرام

آپ نے جن جلیل القدر علماء سے کسبِ فیض کیا، ان کی ایک مختصر سی فہرست پیش کرتے ہوئے علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

" آپ نے موصل میں عبید اللہ بن سمین، نصر بن سلامہ، محمود بن علی اور عبد المحسن بن طوسی۔ بغداد میں ابواحمد بن سکینہ اور عمر بن طبرزد، ہمدان میں ابوالفضل بن معزم، نیسابور میں منصور اور مؤید، مرو میں ابوالمظفر بن سمعانی اور دیگر، دمشق میں جمال الدین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالصمد، شیخ موفق الدین مقدسی اور فخرالدین بن عساکر، حلب میں ابو محمد بن علوان، اور حران میں حافظ عبدالقادر سے علم حاصل کیا[1]

علوم وفنون میں رسوخ حاصل کرنے کے بعد خلق خدا کی خدمت کے لیے آپ نے دمشق میں علوم وفنون کی نشر واشاعت شروع کر دی اور اس کے بعد مسندِ تدریس کو رونق بخشی اور مدینہ قدس کی مشہور درسگاہ "الناصریۃ" میں جو بادشاہ الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب کی طرف منسوب ہے، درس دینا شروع کیا۔ ایک مدت تک یہاں فروکش رہے اور علماء وطلبہ کے ایک جم غفیر نے آپ سے فیضان حاصل کیا، بعد ازیں آپ نے پھر دمشق کو قدومِ میمنت لزوم سے نوازا اور مدرسہ رواحیہ میں علم وفضل کے دریا بہانے شروع کر دیے۔

جب بادشاہ اشرف بن عادل نے دمشق میں ایک "دارالحدیث" کی تاسیس وتشکیل کی تو اس میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے لیے ان کی نگاہِ انتخاب آپ ہی پر پڑی۔ چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ یہاں بھی علمِ حدیث کا درس دیا۔ چنانچہ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

ودرس بالرواحیۃ وولی مشیخۃ دار الحدیث ثلاث عشرۃ سنۃ[2]

اس کے علاوہ ایک دو اور درسگاہوں میں بھی آپ نے تعلیم وتدریس کے فرائض سرانجام دیے، غرضیکہ آپ جس مقام پر بھی رونق افروز مسندِ تدریس ہوئے۔ تشنگانِ علوم اس شمع فروزاں کی طرف پروانوں کی طرح لپکتے چلے آئے۔

تلامذہ

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ ایک خلقِ کثیر اور انبوہِ کبیر نے آپ سے اکتسابِ علم کیا۔ مشتے نمونہ از خروارے چند ایک تلامذہ کے اسماء گرامی لکھنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے جو کہ درجِ ذیل ہیں:

کمال الدین سلار، کمال الدین اسحاق، تقی الدین بن رزین عبدالرحمان بن نوح، شیخ تاج الدین عبدالرحمان، شیخ زین الدین فاروقی، قاضی شہاب الدین، خطیب شرف الدین

[1] تذکرۃ الحفاظ ۔ ج۴، ص ۲۱۴ [2] العبر ج ۵ ص ۱۷۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فخر الدین الکرجی، مجد الدین بن المھتار، احمد بن عفیف، قاضی ابو العباس احمد بن علی اور بہت سے دیگر حضرات۔"

وفاتِ حسرت آیات

حضرت امام ابن الصلاحؒ پوری زندگی شمعِ علم ورشد کو روشن رکھنے کے بعد بوقت صبح بروز بدھ مورخہ ۲۵، ربیع الاول ۶۴۳ھ مطابق ۱۲۴۵ء کو اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر کے راہی ملکِ عدم ہوئے۔ دمشق میں باب النصر کے باہر مقابر صوفیہ میں آپ کا مرقد ہے۔ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

تالیفات و تصنیفات

آپ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں جو ہمیشہ کے لیے آپ کا صدقۂ جاریہ اور یادگار ہیں۔ موضوع کے اعتبار سے ان میں کافی تنوع پایا جاتا ہے۔ نیز سب تالیفات تحقیقاتِ راسخہ اور فوائدِ نافعہ پر مشتمل ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں سے اہم ترین درج ذیل ہیں:۔

۱۔ شرح الوسیط فی فقہ الشافعیہ ۲۔ فوائد الرحلہ

۳۔ صلۃ الناسک فی صفۃ المناسک ۴۔ الامالی

۵۔ ادب المفتی والمستفتی ۶۔ شرح صحیح مسلم

۷۔ المؤتلف والمختلف ۸۔ طبقات الفقہاء الشافعیہ

۹۔ الفتاوی ۱۰۔ علوم الحدیث

موخر الذکر آپ کی جملہ تصنیفات میں سے اہم ترین ہے۔ لہذا اس کے متعلق ہم قدرے تفصیل سے کچھ عرض کرتے ہیں:

علوم الحدیث

حافظ ابن الصلاحؒ سے پہلے بھی بہت سے ائمہ کرام نے علوم حدیث میں خامہ فرسائی فرمائی تھی۔ ان میں سے اکثر نے تو اپنی تالیفات کی تدوین کتب حدیث کے طریقے پر کی۔ یعنی ایک عنوان قائم کر کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مسئلہ کے متعلق ائمہ فن کے اقوال کو اسانید سمیت ذکر کیا اور بعض نے فن کے قواعد کو ضبط تو کیا لیکن وہ احسن پیرایہ میں عبارتوں کی تنقیح و تہذیب نہ کر سکے۔ اول الذکر کی مثال علامہ خطیب بغدادی کی کتاب "الکفایۃ" اور ثانی الذکر کی مثال کے طور پر امام حاکم کی کتاب "مقدمہ علوم الحدیث" کا نام لیا جا سکتا ہے۔

حافظ ابن الصلاح نے ان علمی ذخائر کا عمیق نظر سے جائزہ لیا، کتابوں کی عبارتوں کو اصول کے میزان میں تولا اور تعریفات و قواعد کو فہم و استنباط کی کسوٹی پر پرکھا اور اس طرح فن کے منتشر موتیوں کو احسن انداز میں سلک مروارید میں پرو کر ایک نئے انداز بیان کی طرح ڈالی۔ اور فن میں دلچسپی رکھنے والوں کی ایک شدید ضرورت کو پورا فرما دیا۔ چنانچہ علوم الحدیث کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

نحين كاد الباحث عن مشكله لا يلفى له كاشفا والسائل عن علمه لا يلقى به عارفا من الله الكريم تبارك وتعالى علي وله الحمد ان اجمع بكتاب معرفة انواع علم الحديث، هذا الذي باح باسراره الخفية وكشف عن مشكلاته الابية له

اس کے بعد آپ نے ان پینسٹھ انواع کا ذکر کیا ہے جن کے متعلق کتاب میں بحث کی ہے۔ یہ گویا کتاب کے مضامین کی فہرست ہے۔ اس طرح وہ امتیازات و خصوصیات جو آپ کی کتاب کو دیگر کتب سے ممتاز کرتی ہیں، درج ذیل ہیں:۔

۱۔ آپ نے فن کے مسائل کی تعریفات کے ضبط کا اہتمام کیا اور کچھ ایسی تعریفات کا اضافہ بھی کیا جو سابقہ ائمہ سے منقول نہ تھیں۔

۲۔ سابقہ علماء کی عبارات کی تہذیب و تنقیح فرمائی اور محل نظر مقامات کی نشاندہی کی۔

۳۔ علوم حدیث کے مسائل میں ائمہ حدیث سے منقول نصوص و روایات سے قواعد کا استنباط کیا۔

۴۔ اپنی تحقیق اور اجتہاد سے علماء فن کے اقوال پر تعاقب کیا۔

چنانچہ انہی خصوصیات کے پیش نظر علماء کرام نے آپ کی اس تصنیف پر تحسین و آفرین کے پھول

له علوم الحدیث ص ۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نچھاور کیے ہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:۔

"و اعتنیٰ بتصانیف الخطیب المتفرقة نجمع شتات مقاصدها وضم الیہا من غیرها نخب فوائدها فاجتمع فی کتابہ ما تفرق فی غیرہ فلهذا عکف الناس علیہ" (نزھة النظر ص ۳)

حافظ برہان الدین ابناسیؒ فرماتے ہیں:۔

"ان کتابہ ھذا احسن تصنیف فیہ یعنی علوم الحدیث"

علامہ حافظ عراقیؒ رقمطراز ہیں:۔

"فان احسن ما صنف اھل الحدیث فی معرفة الاصطلاح کتاب علوم الحدیث لابن الصلاح" (فتح المغیث)

عنایة العلماء

علماء کرام نے جس قدر علوم الحدیث کے ساتھ عنایت و اعتناء سے کام لیا۔ اس فن کی اس سے پہلے یا بعد کی کوئی کتاب اس کی سہیم و شریک نہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:۔

"فلهذا عکف الناس علیہ و ساروا بسیرہ فلا یحصی کم ناظم لہ و مختصر و مستدرک علیہ و مقتصر و معارض لہ و منتصر"

شیخ ابن حجرؒ کے اس اجمالی قول کی تفصیل یہ ہے کہ علوم الحدیث پر علامہ عراقیؒ، علامہ زرکشیؒ اور خود حافظ ابن حجرؒ نے نکت لکھے ہیں۔ علامہ عراقیؒ کا نکت التقیید والایضاح لما اطلق و اغلق من کتاب ابن الصلاح کے نام سے موسوم ہے اور مطبوع ہے اور حافظ ابن حجرؒ کا نکت الافصاح عن نکت ابن الصلاح کے نام سے مشہور ہے اور تاحال غیر مطبوع ہے۔ پاکستان میں اس کے چند قلمی نسخے موجود ہیں۔ ایک نسخہ حضرت پیر بدیع الدین صاحب پیر آف جھنڈا۔ سندھ، کے گراں قدر کتب خانہ میں موجود ہے اور اس کی ایک کاپی ہمارے دوست مولانا ارشاد الحق صاحب فاضل (اثری) اور مولانا عبدالحمید صاحب فاضل اثری کے پاس بھی موجود ہے۔ اے کاش اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق بخشے کہ وہ اس مبارک کتاب کو زیور طباعت سے آراستہ کر سکے۔

حافظ بلقینیؒ نے علوم الحدیث کو مختصر کیا اور کچھ اضافے بھی کیے اور اس کا نام محاسن الاصطلاح و تضمین کتاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن الصلاح" رکھا۔ امام نوویؒ نے اپنی کتاب "الارشاد" میں اس کا اختصار کیا اور اس کا نام رکھا "التقریب و التیسیر لمعرفة سنن البشیر النذیر"۔ امام سیوطی نے "تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی" کے نام سے اس اختصار کی شرح کی۔ اسی طرح علامہ عراقیؒ، سخاویؒ اور مقدسیؒ نے بھی اس کی شرحات لکھیں۔ امام سیوطیؒ نے ایک اور کتاب لکھی جس کا نام "التذنیب فی الزائد علی التقریب" ہے۔

امام بدر بن جماعہؒ نے بھی اس کا اختصار کیا اور "المنهل الروی فی الحدیث النبوی" نام رکھا۔ عز الدین محمد بن جماعہ نے بھی "المنهج السوی فی شرح المنهل الروی" کے نام سے اس کی شرح لکھی۔ حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی کتاب "الباعث الحثیث" میں اس کا اختصار کیا۔ اسی طرح علامہ علاء الدین المارونی اور بہاء الدین اندلسی وغیرہ بہت سے علماء نے بھی اس کا اختصار کیا۔

علامہ عراقیؒ نے اسے اپنے الفیہ میں منظوم کیا اور اس کی مطول و مختصر دو شرحیں لکھیں۔ مختصر کا نام "فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث" ہے۔ اس شرح پر برہان الدین بقاعیؒ اور قاسم بن قطلو بغا نے حواشی بھی لکھے۔ اول الذکر کے حاشیہ کا نام النکت الوفیة بمافی شرح الالفیة ہے۔ یہ مکمل نہیں بلکہ نصف کتاب تک ہے۔[1]

اسی طرح علامہ سخاویؒ نے بھی الفیہ عراقی کی شرح لکھی اور اس کا نام بھی "فتح المغیث فی شرح الفیة الحدیث" ہے۔ اس کے متعلق حاجی خلیفہ فرماتے ہیں:۔ وهو شرح حسن لعله احسن الشروح[2]

الشیخ زکریا انصاریؒ نے بھی الفیہ کی شرح لکھی اور اسکا نام "فتح الباقی بشرح الفیة العراقی" ہے۔ اس شرح پر علی بن احمد عدوی کا حاشیہ بھی ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے بھی الفیہ کی شرح "قطر الدرر" کے نام سے لکھی ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے علامہ عراقیؒ کے مقابلہ میں ایک اپنا الفیہ بھی لکھا ہے اور اس کو انہوں نے ۵ روز میں منظوم کیا تھا اور پھر انہوں نے "البحر الذی زخر فی شرح الفیة الاثر" کے نام سے اسکی شرح لکھی۔ نیز اسکی ایک شرح محمد محفوظ ترمسی نے بھی لکھی ہے جس کا نام "منهج ذوی النظر فی شرح منظومة علم الاثر" ہے۔

الفیہ عراقی کی ایک شرح قطب الدین خیفری نے "صعود المراقی" کے نام سے لکھی۔ اسی طرح علامہ زین الدین علی، ابراہیم بن محمد حلبی اور ابو الفدا اسمٰعیل بن جماعہ نے بھی اس کی شروحات لکھیں۔ "علوم الحدیث لابن الصلاح" کے گرد گردش کرتے ہوئے کتابوں کے اس انبار سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کس قدر عظمت اور اہمیت کی حامل ہے۔ ——— باقی آئندہ

[1] مقدمہ تدریب الراوی ص د۔ ہ [2] کشف الظنون ج ۱ ص ۱۵۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ